Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

گوڈول پینٹ اور کیمیکل انڈسٹری

بنام

یونین آف انڈیا و دیگر

تاریخ فیصلہ: 27 ستمبر 1991

[کلدیپ سنگھ اور وی راماسوامی، جسٹس صاحبان]

پوئزنس ایکٹ، 1919-دفعہ 5، 2، نوٹیفکیشن نمبر ایف 72/44/10-فین (جی) مورخہ 7.8.1973 دہلی زہر قوانین کے تحت جاری کیا گیا-اس کا آئینی جواز۔

پوئزنس ایکٹ، 1919—دہلی پوئزنس ایکٹ، 1926 کے قاعدہ 13 کے ساتھ پڑھی جانے والی دفعہ 2،4-"زہر" تشریح-"تھنر" زندگی کے لئے خطرناک ہونے کا عدالتی نوٹس-زہریلے مادوں کی تجارت پر پابندی--چاہے معقول ہو۔

دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر نے 7.8.1973 کو نوٹیفکیشن نمبر ایف 72/44/10-فین (جی) کے ذریعہ دہلی زہر قوانین، 1926 میں ترمیم کی اور قواعد میں شامل مادوں کی فہرست میں شامل کیا، جسے عام طور پر روح و دیگر حل پذیر مواد پر مشتمل "پتلا" کہا جاتا ہے۔

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس عرضی میں عرضی گزاروں نے پوئزنس ایکٹ 1919 کی دفعہ 5 کے آئینی جواز پر اس بنیاد پر سوال اٹھایا کہ یہ دفعہ ریاستی حکومت کو من مانی اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی بھی مادے کو زہر کے طور پر شامل کرے تاکہ اس کی خرید و فروخت پر پابندی عائد کی جا سکے۔ کہ خرید و فروخت کے لئے قبضے پر عائد پابندی معقول پابندیاں نہیں تھیں۔ حالانکہ یہ قانون ایک مرکزی قانون تھا، لیکن یہ غیر منصفانہ اور بلاجواز امتیازی اطلاق ممکن تھا کیونکہ یہ ہر ریاستی حکومت پر چھوڑ دیا گیا تھا کہ وہ اس بات کا تعین کرے کہ وہ کون سا مادہ زہر کے طور پر شامل کریں گے، اور یہ کہ درخواست گزاروں کے ذریعہ تیار کردہ 'تھنر' مادہ ترمیم شدہ قواعد کے اندر نہیں آئے گا۔

درخواست مسترد کرتے ہوئے یہ عدالت،

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ: 1. عملآوری کا مقصد فروخت اور فروخت کے لئے قبضے کو منظم کرنا ہے، چاہے وہ زہروں کی تھوک یا خوردہ ہو اور اس کی درآمد ہو۔ دوسرے لفظوں میں، اس کا مقصد زہروں میں خرید وفروخت پر قابو پانا ہے۔

2. پوئزنس ایکٹ، 1919 نے ریاستی حکومت کو اس قانون کے تحت نوٹیفکیشن یا ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعہ ایکٹ کے مقاصد کے لئے کسی بھی مادہ کو زہر قرار دینے کے قابل بنایا۔

3. یہ تمام زہریلے مادے نہیں ہیں جو ایکٹ کے تحت ضابطے کے اندر لائے جاتے ہیں۔ یہ وہ مادے ہیں جنہیں حکومت معاشرے کی صحت اور حفاظت کے مفاد میں فروخت یا فروخت کے لئے اپنے قبضے میں رکھتی ہے۔ یہ حد خود اس ایکٹ کی اسکیم میں شامل ہے۔

لفظ زہر کی کوئی جامع تعریف نہیں کی جاسکتی۔ اس اصطلاح کے تحت زندگی کو تباہ کرنے کے لئے گنتی کی جانے والی کسی بھی چیز کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اپنے آپ میں بے ضرر مادے اپنے انتظام کے وقت یا طریقے سے زہر بن سکتے ہیں۔ کچھ بھی زہر نہیں ہے جب تک کہ اس کی انتظامیہ کا احترام نہ کیا جائے۔ ایک مادہ ایک مہلک زہر یا قیمتی دوا ہو سکتا ہے جس کے مطابق کس طرح اور کتنا لیا جاتا ہے. اگر نظام میں انتظام کرنے کے نتیجے میں پر تشدد، بیمار یا مہلک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں یا جو زندہ ٹشوز کو تباہ کرتی ہیں تو، مادہ کو محفوظ طریقے سے زہر کہا جاسکتا ہے۔ دفعہ 4 میں بیان کردہ مقاصد کے لئے استعمال ہونے والا کوئی بھی مادہ یقینی طور پر زہر قرار دیا جاسکتا ہے۔

5. یہ ایک بدنام حقیقت بن چکی ہے کہ 'تھنر' کے نام سے جانا جانے والا مادہ یا کسی دوسرے مادے کے ساتھ ملانے کو زندگی کو خطرے میں ڈالنے والی نشہ آور روحوں کے طور پر لیا جاتا ہے۔ بہت سے معاملوں میں اس طرح کا مادہ پینے کی وجہ سے اموات بھی ہوئی ہیں۔ اگر حکومت نے ان حالات میں سوچا کہ اس کے قبضے یا فروخت کو منظم کیا جانا ہے تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان کے پاس منظم کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ دفعہ 2 حکومت کو مخصوص زہر کی فروخت اور فروخت کے لئے قبضے کو ریگولیٹ کرنے کے قابل بناتا ہے۔

زہر کی تجارت کی نوعیت ایسی ہے کہ کسی کو بھی ایسا کرنے کا مطلق حق نہیں سمجھا جاسکتا۔ یہ ایک ایسا کاروبار ہے جسے معاشرے کی صحت اور حفاظت کے لئے فطری طور پر خطرناک بھی قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ غریبوں، کمزوروں اور بے سہارا لوگوں کو نشہ آور چیز کے طور پر بڑے پیمانے پر غلط استعمال اور

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فروخت کی جاتی ہے۔ایسی صورتحال میں ایک قانون تجارت کو منظم کر سکتا ہے. یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اسی مادے کو پورے ملک کے لئے زہر قرار دیا جائے۔ نوٹیفکیشن اور کسی بھی علاقے میں اس کا اطلاق اس علاقے میں موجود مخصوص حقائق اور صورتحال کی بنیاد پر مادہ کو زہر قرار دینے کی ضرورت اور اس علاقے میں قبضے اور فروخت کو منظم کرنے کی ضرورت پر منحصر ہو گا۔ایسے حالات میں امتیازی سلوک کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

اصل دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (سی) نمبر 677، سال 1988۔(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)۔

درخواست گزاروں کی طرف سے پی این ڈوڈا، این صفایا، پی کے چودھری اور مس ریکھا پانڈے۔

جواب دہندگان کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل کپل سبل، مس اے سبھاشنی اور کے سوامی شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ وی راماسوامی، جسٹس نے سنایا۔

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس عرضی میں درخواست گزاروں نے پوئزنس ایکٹ، 1919 (12، سال 1919) کی دفعہ 5 (اس کے بعد 'ایکٹ' کہا جاتا ہے) کے آئینی جواز پر سوال اٹھایا ہے۔ جن بنیادوں پر توضیعات پر حملہ کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ دفعہ ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی بھی مادے کو زہر کے طور پر شامل کر سکتی ہے تاکہ اس کی خرید و فروخت پر پابندی عائد کی جا سکے۔ مزید کہا گیا کہ خرید و فروخت کے لئے قبضے پر عائد پابندی معقول پابندیاں نہیں ہیں۔ درخواست گزاروں نے یہ بھی عرضی اختیار کی ہے کہ اگرچہ یہ قانون ایک مرکزی قانون ہے لیکن یہ غیر منصفانہ اور بلا جواز امتیازی اطلاق ممکن ہے کیونکہ یہ ہر ریاستی حکومت پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ اس بات کا تعین کرے کہ وہ کون سا مادہ زہر کے طور پر شامل کریں گے اور اسے منظم کریں گے اور ایک ریاست میں اس مادے کو زہر کے طور پر شامل کرنے کا فیصلہ خود بخود دوسری ریاستوں پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

قانون سازی کا مقصد فروخت اور فروخت کے لئے قبضے کو منظم کرنا ہے، چاہے وہ زہروں کی تھوک یا خوردہ فروخت ہو اور اس کی درآمد ہو۔ دوسرے لفظوں میں، اس کا مقصد زہروں میں خرید و فروخت پر قابو پانا ہے۔ اگرچہ اصل قانون، پوئزنس ایکٹ، 1904 محدود تھا، لیکن یہ سفید آرسینک پر لاگو تھا

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

،پوئزنس ایکٹ، 1919 نے اس کی توضیعات کو وسعت دی اور ریاستی حکومت کو اس ایکٹ کے تحت یا ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعہ ایکٹ کے مقاصد کے لئے کسی بھی مادہ کو زہر قرار دینے کے قابل بنایا۔

7.8.1973 کو نوٹیفکیشن نمبر ایف 72/44/10-فین (جی) کے ذریعہ اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر نے دہلی پوئزنس قواعد، 1926 (اس کے بعد قواعد کے نام سے جانا جاتا ہے) میں ترمیم کرتے ہوئے قواعد میں شامل مادوں کی فہرست میں شامل کیا۔ قواعد کے قواعد 12 اور 13. حکام کے سامنے درخواست گزاروں کی یہ دلیل تھی کہ ان کا یونٹ صرف ان پتلے مادوں کی تیاری کر رہا ہے جن میں صرف مائع مادہ ہوتا ہے، جیسے ایکوٹون، ایتھائل ایسٹیٹ ایس ڈی ایس وغیرہ اور تمام حل پذیر نہیں۔ ان کے مطابق، اس لیے ان کے ذریعہ تیار کردہ مادہ ترمیم شدہ قواعد کے اندر نہیں آئے گا۔ حالانکہ شروع میں درخواست گزاروں کا کہنا تھا کہ ان کے ذریعہ تیار کردہ مادہ قاعدہ (2)(x)(2) کے دائرے میں نہیں آتا ہے اور اس سلسلے میں کچھ خط و کتابت بھی ہوئی ہے، جب مجاز اتھارٹی نے کہا کہ درخواست گزاروں کے ذریعہ تیار کردہ مادہ قواعد کے قاعدہ (2)(x)(2) میں موجود 'تھنر' کی تعریف کے اندر آئے گا۔ درخواست گزاروں نے کسی بھی مواد کی تلاش پر سوال نہیں اٹھایا۔ ہم سے پہلے بھی انہوں نے ایسا کوئی مواد پیش نہیں کیا تھا جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ یہ دریافت غلط تھی یا یہ مادہ قاعدہ (2)(x)(2) کے اندر نہیں آئے گا۔ دراصل فاضل وکیل نے درخواست میں اس بنیاد پر دلیل دی کہ درخواست گزار قاعدہ 2(x)(2) کے تحت 'تھنر' بنانے والے ہیں جسے ایکٹ کے مقاصد کے لئے زہر قرار دیا گیا ہے۔

بنیادی طور پر اس ایکٹ میں ایک شیڈول شامل تھا جس میں زہر کے طور پر بیان کردہ مادوں کی فہرست درج تھی۔ بعد میں جب اس قانون کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے دہلی پوئزنس قواعد 1926 بنائے گئے تو ان مادوں کی فہرست کو اس کے قاعدہ 2 میں شمار کی گئی فہرست میں شامل کیا گیا۔ قاعدہ 2 میں ترمیم کی گئی جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے جس میں زہر کے طور پر بیان کردہ تفصیل کا 'پتلا' بھی شامل ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 5 جس کے آئینی جواز پر سوال اٹھایا گیا ہے وہ درج ذیل ہے:

"5. مخصوص زہروں کے بارے میں مفروضہ: اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قاعدے یا نوٹیفکیشن میں زہر کے طور پر متعین کردہ کوئی بھی مادہ اس ایکٹ کے مقصد کے لئے زہر سمجھا جائے گا۔"

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ آئین کے نفاذ سے پہلے ہندوستان کے علاقے میں نافذ ایک قانون تھا اور اسی طرح نافذ العمل رہا۔ اس ایکٹ کا مقصد زہروں کی درآمد، قبضے اور فروخت کو منظم کرنا ہے۔ کچھ مادوں کو 1926 میں بنائے گئے قوانین میں زہر کے طور پر شامل کیا گیا تھا اور اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 5 مفروضے سے متعلق ہے اور کہتی ہے کہ ایکٹ کے تحت جاری کردہ قاعدے یا نوٹیفکیشن میں زہر کے طور پر بیان کردہ کوئی بھی مادہ ایکٹ کے مقاصد کے لئے 'زہر' سمجھا جائے گا۔ قواعد، سال 1926 [ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت قواعد بنانے کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بنائے گئے تھے۔] یہ دفعہ ریاستی حکومت کو عام طور پر اس قانون کے مقاصد اور مقاصد کو پورا کرنے کے لئے قواعد بنانے کے قابل بناتی ہے۔ 1973 میں قواعد میں ترمیم کی گئی تھی اور ایکٹ کے مطابق مناسب طور پر نوٹیفائی کیا گیا تھا۔ پوئزنس ایکٹ، 1904/1 کی دفعہ 2(3) میں زہر کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"کوئی بھی مادہ جو جسم پر اندرونی یا بیرونی طور پر لاگو ہوتا ہے، یا کسی بھی طرح سے نظام میں متعارف کرایا جاتا ہے، میکانی طور پر کام کیے بغیر، لیکن اپنی فطری خصوصیات کے ذریعہ قابل ہے۔ یا زندگی کو تباہ کر رہے ہیں."

جب اس ایکٹ 1904/1 کو منسوخ کر دیا گیا اور اسے پوئزنس ایکٹ 12، سال 1919 کے طور پر دوبارہ نافذ کیا گیا تو اس تعریف کو خارج کر دیا گیا اور مخصوص مادوں کو شیڈول میں شامل کر دیا گیا اور ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ دیگر مادوں کو زہروں کی فہرست میں شامل کرتے ہوئے قواعد میں ترمیم کرے۔ یہ تمام زہریلے مادے نہیں ہیں جو ایکٹ کے تحت ضابطے کے اندر لائے جاتے ہیں۔ یہ وہ مادے ہیں جنہیں حکومت معاشرے کی صحت اور حفاظت کے مفاد میں فروخت یا فروخت کے لئے اپنے قبضے میں رکھتی ہے۔ یہ حد خود اس ایکٹ کی اسکیم میں شامل ہے۔

یقیناً زہر کے لفظ کی کوئی جامع تعریف نہیں کی جا سکتی۔ اس اصطلاح کے تحت زندگی کو تباہ کرنے کے لئے گنتی کی جانے والی کسی بھی چیز کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اپنے آپ میں بے ضرر مادے اپنے انتظام کے وقت یا طریقے سے زہر بن سکتے ہیں۔ کچھ بھی زہر نہیں ہے جب تک کہ اس کی انتظامیہ کا احترام نہ کیا جائے۔ ایک مادہ ایک مہلک زہر یا قیمتی دوا ہو سکتا ہے جس کے مطابق کس طرح اور کتنا لیا جاتا ہے. اگر نظام میں انتظام کرنے کے نتیجے میں پر تشدد، بیمار یا مہلک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں یا جو زندہ ٹشوز کو تباہ کرتی ہیں تو، مادہ کو محفوظ طریقے سے زہر کہا جا سکتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 4 میں واضح طور پر کچھ رہنما

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اصول طے کیے گئے ہیں جب ریاست کسی مادے کو زہر کے طور پر مطلع کر سکتی ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ ریاستی حکومت کسی بھی مقامی علاقے میں کسی مخصوص زہر کے رکھنے کو ضابطے میں رکھ سکتی ہے جس میں مویشیوں کو زہر دے کر قتل یا شرارت کرنے کے مقصد سے اس زہر کا استعمال اس طرح کے باقاعدگی سے ہوتا ہے کہ اس کے رکھنے پر پابندی عائد کر دی جائے۔ کوئی بھی مادہ جو اس میں بیان کردہ مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اسے یقینی طور پر زہر قرار دیا جا سکتا ہے۔ حکومت نے اس معاملے میں یہی کیا ہے۔ یہ ایک بدنام حقیقت بن چکی ہے، جس کا ہم عدالتی نوٹس بھی لے سکتے ہیں، کہ جس مادے کو 'تھنر' کہا جاتا ہے جیسا کہ یہ ہے یا کسی دوسرے مادے کے ساتھ مل کر زندگی کو خطرے میں ڈالنے والی نشہ آور روحوں کے طور پر لیا جاتا ہے۔ بہت سے معاملوں میں اس طرح کا مادہ پینے کی وجہ سے اموات بھی ہوئی ہیں۔اگر حکومت نے ان حالات میں سوچا کہ اس کے قبضے یا فروخت کو ریگولیٹ کیا جانا ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے پاس ریگولیٹ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ دفعہ 2 حکومت کو مخصوص زہر کی فروخت اور فروخت کے لئے قبضے کو ریگولیٹ کرنے کے قابل بھی بناتا ہے۔اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے قاعدہ 13 میں ترمیم کی گئی اور پرانے قاعدے کی جگہ مندرجہ ذیل قاعدہ لایا گیا:

13(1)ان قواعد کے تحت کسی بھی لائسنس یافتہ کے ذریعہ فروخت کے لئے رکھے گئے تمام زہر (سوائے کیمسٹ، ڈرگسٹ یا کمپاؤنڈر کے ذریعہ میڈیکل یا ویٹرنری پریکٹیشنر کے نسخے کی تعمیل میں ڈسپنسنگ یا کمپاؤنڈنگ کی خریداری کے لئے رکھے گئے) کو ایک ڈبے، الماری، کمرے یا عمارت میں (رکھی گئی مقدار کے مطابق) رکھا جائے گا، جسے تالے اور چابی کے ذریعہ محفوظ کیا جائے گا اور جس میں زہر کے علاوہ کوئی مادہ نہیں رکھا جائے گا۔ اس قانون کے تحت دیے گئے لائسنس کے مطابق ہر زہر ایسے ڈبے، الماری، کمرے یا عمارت کے اندر شیشے، دھات یا مٹی کے برتنوں کے ایک علیحدہ بند کمرے میں رکھا جائے گا۔اس طرح کے ہر ڈبے، الماری، کمرے یا عمارت اور ہر جگہ پر انگریزی اور مقامی دونوں زبانوں میں سرخ حروف میں لفظ 'زہر' لکھا جائے گا اور ایسے 'زہر' کے نام کے ساتھ الگ الگ 'زہر' والے الفاظ کی صورت میں نشان زد کیا جائے گا۔

بشرطیکہ مذکورہ بالا قاعدہ قاعدہ 2 کی شق (x) میں مذکور 'زہر' پر لاگو نہیں ہوگا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(ii) قاعدہ 2 کی شق (x) میں مذکور تمام زہروں کو ایک کمرے یا عمارت میں رکھا جائے گا (مقدار کے مطابق) جیسے شیشے، دھات اور مٹی کے برتن وغیرہ کے الگ الگ حصے میں تالے اور چابی کے ذریعہ محفوظ کیا جائے گا۔ اس طرح کے ہر کمرے کی عمارت اور اس طرح کی ہر عمارت کو انگریزی اور مقامی دونوں زبانوں میں سرخ حروف میں لفظ 'زہر' کے ساتھ نشان زد کیا جائے گا، جس کا نام 'زہر' ہوگا۔"

ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں کہ اس قاعدے میں کوئی بھی ضرورت غیر معقول ہے یا درخواست گزاروں کے کسی بھی تجارت یا کاروبار کو جاری رکھنے کے حق کو ٹھیس پہنچاتی ہے۔ زہر کی تجارت کی نوعیت ایسی ہے کہ کسی کو بھی ایسا کرنے کا مطلق حق نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ ایک ایسا کاروبار ہے جسے معاشرے کی صحت اور حفاظت کے لئے فطری طور پر خطرناک بھی قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ غریبوں، کمزوروں اور بے سہارا لوگوں کو نشہ آور چیز کے طور پر بڑے پیمانے پر غلط استعمال اور فروخت کی جاتی ہے۔ ایسی صورتحال میں ایک قانون تجارت کو منظم کر سکتا ہے. یہ موقف اچھی طرح طے شدہ ہے اور اس نکتے پر اس عدالت کے تمام حکام کا حوالہ دینا غلط ہوگا۔ یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اسی مادے کو پورے ملک کے لئے زہر قرار دیا جائے۔ نوٹیفکیشن اور کسی بھی علاقے میں اس کا اطلاق اس علاقے میں موجود مخصوص حقائق اور صورتحال کی بنیاد پر مادہ کو زہر قرار دینے کی ضرورت اور اس علاقے میں قبضے اور فروخت کو منظم کرنے کی ضرورت پر منحصر ہوگا۔ ایسے حالات میں امتیازی سلوک کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

ہماری رائے ہے کہ نہ تو دفعہ 2 اور نہ ہی 5 کی توضیعات اور نہ ہی متنازعہ نوٹیفکیشن کسی آئینی حدود سے متاثر ہیں۔ اس کے مطابق رٹ پٹیشن ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ عبوری قاعدہ خارج کر دیا گیا۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں.

درخواست مسترد کر دی گئی۔